نظریۂ مقاصد شریعت کا ارتقاء: عمومی جائزہ-۲

محمد نواز*

۵-امام سرخسی (۱) :

امام سَرَخسی نے اصول فقہ پر اپنی تالیف میں کچھ جزئی مقاصد شریعت کا ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ عبادت کا مقصد دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر اور آخرت میں ثواب کا حصول، (۲) سجدہ تلاوت کا مقصد عاجزی اور انکساری اور مانعین سجدہ کی مخالفت کا اظہار، (۳) زکوٰۃ کا مقصد حاجتمند فقراء کی ضروریات کو پورا کرنا، (۴) اور حدود کا مقصد ان کے اسباب محرمہ کا سدباب کرنا ہے۔ (۵)

۶-امام غزالی:

امام جوینی کے بعد ان کے مایہ ناز شاگرد امام غزالی نے مقاصد شریعت پر تفصیلی گفتگو کی۔ آپ نے اپنے استاد کی پیروی کرنے کے ساتھ ساتھ ان میں اضافی مباحث شامل کئے اور مقاصد شریعت میں جدت پیدا کی مثلاً:

مناسبت کے بارے میں بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:

" اِنَّ الْمُنَاسَبَةَ تَرْجِعُ اِلٰی رِعَایَةِ أَمْرٍ مَقْصُوْدٍ." (۶)

''مناسبت کا مقصد شرعی امرِ مقصود کی رعایت ہے۔''

غزالی نے دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کو تخلیق انسانیت کا شرعی مقصد قرار دیا۔ (۷) اور ان کی ضروریات، حاجات اور تحسینیات میں درجہ بندی کی ہے۔ (۸)

اخلاق حسنہ کو شریعت کا بنیادی مقصد قرار دیا (۹) اور لکھا ہے کہ احکام شریعت کے مقاصد کو سمجھنے والا سرکشی نہیں کرتا بلکہ احکامِ شریعت پر خوشی خوشی عمل کرتا ہے۔ (۱۰) یہ مقاصد کتاب، سنت اور اجماع سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ (۱۱)

آپ نے مقاصد شریعت کو دینی مقاصد شریعت اور دنیوی مقاصد شریعت میں تقسیم کیا ہے پھر ہر ایک کو ''تحصیل'' اور ''اِبقاء'' میں تقسیم کیا ہے اور تحصیل کا معنی جلب منفعت اور ابقاء کا معنی دفع ضرر کیا ہے۔ ۲۰۶ امام غزالی نے کچھ مقاصد شریعت جزئیہ بھی ذکر کئے ہیں مثلاً:

﴿ فَلَا تَقُل لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا. ﴾ (۱۲)

''تم انہیں (والدین کو) اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو۔''

امام غزالی اس آیت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس آیت کا بنیادی مقصد والدین کی توقیر، ان کی عزت واحترام اور ان کے ساتھ احسان کرنے پر ابھارنا ہے۔ ''تافیف'' ایذاء رسانی کو کہتے ہیں اور ایذاء احترامِ واجب کے متضاد ہے۔ (۱۳)

---

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف گجرات، گجرات، پاکستان

امام غزالی نے کفارے کا مقصد ''زجر'' (۱۴) (حرام فعل کے ارتکاب سے روکنا) اور قصاص کا مقصد ''حقن الدماء'' (۱۵) (خون ریزی کو روکنا) بیان کیا ہے۔

امام غزالی نے ''احیاء علوم الدین'' کے مقدمے میں عبادات اور معاملات کے اَسرار اور حِکَم پر بحث کی ہے۔ (۱۶)

۷- ابوالخطاب:

ابوالخطاب (۱۷) نے اپنی کتاب "التمهيد في اصول الفقه" میں ذکر کیا ہے کہ مصلحت اوقات اور واقعات کے بدلنے سے بدل جاتی ہے۔ (۱۸)

۸- ابن بَرُھان:

ابن بَرُھان (۱۹) نے قیاس کی بحث میں ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعتیں اس کے بندوں کیلئے سراپا مصلحت ہوتی ہیں اور زمانے کے بدل جانے سے مصلحتیں بدل جاتی ہیں۔ (۲۰) مصلحت اور مفسدت کا فیصلہ اس کے نتیجے سے ہوتا ہے کیونکہ اصلاحِ عالم سے متعلقہ انجام کو مصلحت اور فسادِ عالم سے متعلقہ انجام کو مفسدت کا نام دیا جاتا ہے۔ (۲۱)

ابن برھان نے کچھ مقاصد جزئیہ بھی ذکر کئے ہیں مثلاً عبادات کا مقصد نفس امارہ بالسوء کی قوت کو توڑنا اور اسے لذتوں سے دور رکھنا ہے۔ نماز کا مقصد اللہ تعالیٰ کیلئے خشوع و خضوع اور تذلل ہے۔ (۲۲)

۹- ابوبکر محمد سمرقندی (۲۳):

سمرقندی نے مقاصد شریعت پر خصوصی بحث تو نہیں کی لیکن چند اشارات ذکر کئے ہیں مثلاً انہوں نے لکھا ہے کہ زمانہ اور لوگوں کے احوال بدل جانے سے احکام شریعت کی مصلحت بدل جاتی ہے۔ (۲۴) اور مصلحت کی تبدیلی کیلئے طویل زمانہ درکار رہتا ہے اور قریب اور قلیل زمانہ مؤثر نہیں ہوتا۔ (۲۵)

آپ نے بعض جزئی مقاصد شریعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کے محارم سے بچنے اور اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا سبب ہے اور بھوک اور پیاس کے احساس کی وجہ سے فقراء کے ساتھ احسان کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور ان کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے: ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (۲۶) اور ﴿وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (۲۷) اور اسی طرح حج کے اسرار بھی ذکر کئے ہیں۔ (۲۸)

۱۰- امام فخر الدین رازی:

امام رازی نے بھی جلب منفعت اور دفع ضرر کو مقاصد شریعت قرار دیا ہے اور لکھا ہے فعل کسی وقت مصلحت اور کسی وقت باعثِ فساد ہوتا ہے۔ (۲۹) مصالح کو ضروریہ، حاجیہ اور تحسینیہ میں تقسیم کیا (۳۰) اور ضروریہ پانچ بیان کی ہیں لیکن ان کی ترتیب معین نہیں رکھی مثلاً کہیں ترتیب حفظ نفس، مال، نسب، دین اور عقل ہے (۳۱) اور کہیں ترتیب مصلحت نفوس، عقول، ادیان، اموال اور انساب ہے۔ (۳۲)

۱۱-ابن قدامہ (۳۳) :

ابن قدامہ نے احکام شریعت کا مقصد ''مصلحت العباد'' (۳۴) کو قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ شارع کا حکم ہمیشہ مصلحت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ (۳۵) مصلحت اور حکمت کے علم ہونے کی وجہ سے مکلّف اس حکم الٰہی کی جلد تصدیق کرتا ہے تعبدی اور تحکمی امور کے مقابلے میں نفوس انسانیہ احکام معقولہ کو بہت جلد تسلیم کر لیتے ہیں اسی لئے وعظ و تذکیر اور شریعت اسلامیہ کے محاسن کا بیان مستحب ہے۔ (۳۶) یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شے کسی ایک زمانے میں مصلحت ہو جبکہ کسی دوسرے زمانے میں وہ مصلحت نہ ہو۔ (۳۷) کیونکہ مصلحت جلبِ منفعت اور دفعِ ضرر کا نام دیا ہے۔ (۳۸)

ابن قدامہ نے مصلحت کے تین مراتب حاجیات، تحسینیات اور ضروریات ذکر کئے ہیں اور ضروریات پانچ ہیں اور وہ دین، جان، عقل، نسب اور مال کی حفاظت ہیں۔ (۳۹)

آپ نے مصالح اور مفاسد کے درمیان موازنہ بھی پیش کیا ہے۔ (۴۰)

۱۲-سیف الدین آمدی (۴۱):

آمدی نے لکھا ہے کہ احکام شریعت کے مبنی بر حکمت ہونے پر اجماع ہے اگرچہ یہ حکمتیں ہمارے لئے ظاہر نہ بھی ہوں۔ (۴۲) شارع کا حکم مصلحت سے خالی نہیں ہو سکتا اور ان احکام کا اصل مقصد ''مصالح العباد'' ہے۔ (۴۳)

احکام شریعت کا مقصد جلبِ مصلحت یا دفعِ ضرر یا جلبِ مصلحت اور دفعِ ضرر دونوں کا مجموعہ ہے۔ (۴۴) مقاصد ضروریہ، حفظ دین، حفظ نفس، حفظ عقل، حفظ نسل اور حفظ مال کو قرار دیا (۴۵) اور ان کا پہلا مرتبہ قرار دیا ہے جبکہ دوسرا مرتبہ حاجات اور تیسرا مرتبہ تحسینیات کا قرار دیا۔ (۴۶)

کچھ جزئی مقاصد شریعت بھی ذکر کئے ہیں جیسے زکوٰۃ کے مقاصد میں لکھا ہے کہ اس کی ادائیگی سے فقراء کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ (۴۷)

۱۳-ابن حاجب:

ابن حاجب نے آمدی کی پیروی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ احکام شریعت اجماع کی رو سے مصالحِ عباد کیلئے ہیں جیسے فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَمَآ اَرۡسَلۡنَاکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِيۡنَ. ﴾ (۴۸)

''ہم نے آپ ﷺ کو سب جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

اگر احکام شریعت مصلحت سے خالی ہوتے تو آپ ﷺ کو رحمت بنا کر نہ بھیجا جاتا۔ (۴۹) احکام شریعت کا مقصد کبھی یقینی اور کبھی ظنی ہوتا ہے۔ (۵۰)

ابن حاجب کے نزدیک مقاصد شریعت کی دو قسمیں ہیں:

i-ضروری:

جس طرح مقاصد خمسہ یعنی دین، نفس، عقل، نسل اور مال کی حفاظت ہے جن کا خیال ہر مذہب میں رکھا گیا ہے۔

ii- غیر ضروری:

وہ مقصد جس کی کبھی حاجت ہوتی ہے اور کبھی حاجت نہیں ہوتی لیکن اس کا حصول تحسینیات میں ہوتا ہے۔

ابن حاجب نے مصالح اور مفاسد کے مابین موازنہ بھی کیا ہے۔(۵۱)

۱۴-عزالدین بن عبدالسلام: (۵۲)

عزالدین بن عبدالسلام مقاصد شریعت کے بارے میں لکھتے ہیں:

" اَلشَّرِیْعَةُ کُلُّھَا نَصَآئِحُ: اِمَّا بِدَرْءِ مَفَاسِدَ' اَوْبِجَلْبِ مَصَالِحَ' فَاِذَا سَمِعْتَ اللّٰہَ یَقُوْلُ: " یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" فَتَأَمَّلْ وَصِیَّتَهٗ بَعْدَ نِدَائِهٖ. فَلَا تَجِدُ اِلَّا خَیْرًا یَحُثُّکَ عَلَیْهِ' اَوْشَرًّا یَزْجُرُکَ عَنْهُ اَوْ جَمْعًا بَیْنَ الْحَثِّ وَالزَّجْرِ." (۵۳)

" تمام شریعت بھلائیوں کی طلب کا نام ہے' خواہ یہ بھلائیاں مفاسد دور کر کے حاصل ہوں یا مصالح حاصل کر کے۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کا فرمان: "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" (اے ایمان والو!) سنو تو اس ندا کے بعد والے حصے میں غور کرو تو وہ تمہیں کسی اچھائی پر آمادہ کرے گا یا کسی برائی سے روکے گا یا بھلائی پر آمادہ کرنا اور برائی سے روکنا دونوں ہوں گے۔"

عزالدین نے لوگوں کو مفاسد سے بچانے کیلئے بعض احکام کے مفاسد اور مصالح کے حصول کیلئے بعض احکام کی مصالح اپنی کتاب "قواعد الاحکام" میں بیان کر دی ہیں۔

ج: مقاصد شریعت میں متقدمین کی پیروی کرنے والے اصولیین

یہ وہ اصولیین ہیں جنہوں نے مقاصد شریعت پر کام کیا لیکن انہوں نے اس سلسلے میں متقدمین اصولیین کا طریقہ کار اپنایا۔ ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

i- اُرْمَوِی (۵۴):

اُرْمَوی نے مقاصد شریعت کے بارے میں وہ باتیں ذکر کی ہیں جو امام رازی نے "المحصول" میں ذکر کی ہیں۔(۵۵) اور مصالح مرسلہ کے بارے میں "اَلْمَسْئَلَةُ الْعَاشِرَةُ" میں امام غزالی کی باتیں دہرائی ہیں۔(۵۶)

ii- بیضاوی (۲۵۷):

مقاصد شریعت میں قاضی بیضاوی نے غزالیٰ' رازی اور ارموی کی پیروی کی ہے۔(۵۸)

ii- سبکی اور ابن سبکی (۵۹):

سبکی اور ابن سبکی نے امام بیضاوی کی پیروی کرتے ہوئے انہی مباحث پر اکتفاء کیا ہے جو امام بیضاوی نے ''المنہاج'' میں ذکر کی ہیں۔ مزید انہوں نے امام الحرمین اور غزالی کی باتیں نقل کی ہیں۔(٦٠)

iv- اِسْنَوِی (٦١):

اِسْنَوِی نے بیضاوی کی ''منہاج الوصول الی الاصول'' کی شرح پر اکتفاء کیا ہے اور اس شرح پر استشہاد ابن حاجب، امام الحرمین، غزالی اور رازی کے اقوال سے کیا ہے۔(٦٢)

v- ابن نَجّار (٦٢):

ابن نجار نے متقدمین اصولیین کی پیروی کی۔ ضروریات خمسہ میں ''حفظ العرض'' کا اضافہ کیا۔(٦٣) ضروریات، حاجیات اور تحسینیات کے مراتب کے موازنہ میں آمدی کی پیروی کی ہے۔(٦۴)

د: مقاصد شریعت میں جدت پیدا کرنے والے اصولیین

یہ وہ اصولیین ہیں جنہوں نے مقاصد شریعت کو اپنی کتب کا موضوع بنایا اور مقاصد شریعت میں نئی نئی باتوں سے روشناس کرایا۔ ان میں سے کچھ کا ذکر حسب ذیل ہے:

i- قَرافی:

قرافی نے اپنی مشہور کتاب ''الفروق'' میں مقاصد شریعت کے حوالے سے ایسی مباحث کی ہیں جن کو متقدمین نے ذکر نہیں کیا۔ (٦۵)

قرافی نے کتاب کے شروع میں دو قسمیں ذکر کی ہیں:

اول: اصول شریعت

دوم: قواعد کلیہ فقہیہ جو اسرار و حِکَم پر مشتمل ہیں۔(٦٦)

قرافی نے پہلی دفعہ ''قاعدۃ المقاصد والوسائل'' بیان کیا اور لکھا کہ مقاصد میں ہی مصالح اور مفاسد ہوتے ہیں اور وسائل ان مقاصد تک پہنچنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے کسی کی تحلیل اور کسی کی تحریم کا حکم لگایا جاتا ہے۔(٦٧)

مقاصد شریعت کے حوالے سے قرافی کو مندرجہ ذیل امتیاز حاصل ہیں کہ:

☆ انہوں نے مصالح اور مفاسد پر گہری نظر رکھی اور ان کے مابین موازنہ کر کے اپنی ترجیح بھی ذکر کی۔(٦٨)

☆ عام طور پر احکام کا مقاصد کے ساتھ تعلق قائم کیا ہے جیسے قطع ید حفظ مال کیلئے، رجم حفظ نسب کیلئے اور قذف کی سزا عزت کی حفاظت کیلئے ہے اور ان تمام کے مراتب کے لحاظ سے ''اَلْاَهَمُّ فَالْاَهَمُّ'' کے

اصول پر عمل پیرا رہے۔ (٦٩)

☆ قرافی نے ”سد الذرائع“ اور اس کی اقسام کا خصوصی ذکر کیا ہے۔ (٧٠) جس کا مقاصد شریعت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

قرافی نے مقاصد شریعت سے متعلقہ بعض ایسے قواعد بھی ذکر کئے ہیں جو عزالدین سے ماخوذ ہیں جیسے۔

☆ ” قَاعِدَةُ الْمَقَاصِدِ وَقَاعِدَةُ الْوَسَائِلِ“ (٧١)

☆ قَاعِدَةُ الْمَشَقَّةِ الْمُسْقِطَةِ وَالْمَشَقَّةُ الَّتِىْ لَا تَسْقُطُهَا.“ (٧٢)

قرافی نے اگرچہ متقدمین بالخصوص عزالدین سے استفادہ کیا لیکن انہوں نے مقاصد کی ترتیب وتنسیق کا نہایت اہم کام کیا ہے۔ (٧٣)

ii-ابن تیمیہ (٧۴):

ابن تیمیہ نے مقاصد شریعت پر خاص توجہ دی ہے ان کا قول ہے:

”اِنَّ الشَّرِیْعَةَ جَاءَ تْ بِتَحْصِیلِ الْمَصَالِحِ وَتَکْمِیْلِهَا وَتَعْطِیْلِ الْمَفَاسِدِ وَتَقْلِیْلِهَا“ (٧۵)

”شریعت کا مقصد مصالح کا حصول اور ان کی تکمیل ہے اور مفاسد کا خاتمہ یا مفاسد کو کم سے کم کرنا ہے۔“

شریعت کبھی بھی مصلحت سے خالی نہیں ہو سکتی۔ (٧٦) اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان امور کو بجالانے کا حکم دیا ہے جن میں ہماری بھلائی ہے اور ان امور سے روکا ہے جو ہمارے لئے نقصان دہ ہیں یہی وجہ ہے کہ نقصان اور فساد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے خبائث کو ہمارے لئے حرام ٹھہرایا ہے اور بھلائی اور منفعت کی وجہ سے اعمال صالحہ کی بجا آوری کا حکم دیا ہے۔ (٧٧)

معرفتِ مصالح پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مصالح کی پہچان حقیقت میں شریعت سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ شریعت ہی افعال نافعہ اور افعال ضارّۃ کے مابین فرق کرتی ہے۔ (٧٨) ایک اور جگہ لکھا کہ شریعت ہی وہ نور ہے جو نفع اور نقصان کو واضح کرتا ہے۔ (٧٩) اگر شریعت کا نور نہ ہو تو عقل دنیا وآخرت کے نفع ونقصان کے بارے درست فیصلہ نہیں کر سکتی۔ (٨٠)

ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ اگر دو مصلحتیں یا دو مفاسد آپس میں متعارض ہوں تو شریعت ”خیر الخیرین“ کو ترجیح دیتی ہے اور چھوٹی مصلحت کو چھوڑ کر بڑی مصلحت کے حصول کو یقینی بناتی ہے سب سے بڑے نقصان کو چھوڑ کر چھوٹے نقصان برداشت کر لیتی ہے۔ (٨١) اور یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب ”جَلْبُ الْمَصْلَحَتَیْنِ“ اور ”دَرْءُ الْمَفْسَدَتَیْنِ“ میں تطبیق کی کوئی امکانی صورت نہ ہو۔

ابن تیمیہ نے مقاصد شریعت کے یقینی حصول کیلئے جن وسائل کا ذکر کیا ہے ان میں سے چند کا ذکر حسب ذیل ہے:

اول: علم:

علم کے ذریعے ہی دینی اور دنیوی منافع کا حصول اور مضار سے بچنا ممکن ہوتا ہے۔ (٨٢)

دوم: نماز، زکوٰۃ اور صبر:

ان سے نفس انسانی کی اصلاح ہوتی ہے۔ مال کی محبت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ صبر کرنا تمام نوع انسانی کیلئے ضروری ہے کیونکہ اسی سے دینی اور دنیوی مصلحت کا حصول ممکن ہے۔ (۸۳)

سوم: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر:

معاشرے اور بندوں کی اصلاح صرف اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت میں ہے اور یہ صرف ''امر بالمعروف'' اور ''نہی عن المنکر'' سے ہی ممکن ہے۔ (۸۴)

چہارم: باہمی تعاون:

بنی نوع انسان کی بھلائی دنیا اور آخرت میں صرف اس وقت ممکن ہے جب جلبِ منفعت اور دفعِ ضرر کیلئے اجتماعی تعاون وتناصر ہو۔ اِسی لئے انسان کو فطری طور پر معاشرتی مخلوق قرار دیا گیا ہے۔ (۸۵)

پنجم: جہاد:

جہاد کا مجاہد اور غیر مجاہد دونوں کو دین اور دنیا میں فائدہ پہنچتا ہے اور اسے ترک کرنے سے دین اور دنیا دونوں کی سعادتوں سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔ (۸۶)

ششم: قضاء:

قضاء کا مقصد مستحقین کے حقوق کا حصول اور مخاصمات کا خاتمہ ہے حقوق کا حصول مصلحت ہے اور مخاصمات کا خاتمہ ازالہ مفسدت ہے اور مقصود اس مصلحت کا حصول اور اس مفسدت کا خاتمہ ہے۔ حقوق کا مستحقین کو مل جانا ہی وہ عدل ہے جس سے ارض وسماء قائم ہیں۔ (۸۷)

ہفتم: عقوبات:

عقوبات کا مقصد فرائض کی ادائیگی اور محرمات کے ترک کرنے پر لوگوں کو ابھارنا ہے۔ (۸۸) اور یہ وہ اَدویۂ نافعہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بیمار دلوں کا علاج کرتا ہے اور ان کی اس علاج سے اصلاح ہو جاتی ہے گویا عقوبات اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کیلئے رحمت ہیں۔ (۸۹)

ابن تیمیہ نے اپنے زمانے کے لحاظ سے دین کے مفہوم اور حسن معاملہ میں وسعت پیدا کی حالانکہ اس دور میں دین کا درست مفہوم صرف تعبدی تھا اور عام لوگ صرف شعائر تعبدیہ پر مرکوز تھے۔

iii- ابن قیم:

ابن قیم نے اپنی تالیفات میں مقاصد شریعت کی تعلیل اور اسلوب کا ذکر قرآن وسنت کی روشنی میں کیا ہے۔ منکرینِ مقاصد شریعت کے ساتھ مناقشہ کا ذکر کیا اور ان کی سخت گرفت کی ہے۔ (۹۰) شریعت کے اسرار اور حکمتوں کو نمایاں (۹۱)

کرنے پر توجہ دی۔ مکلّفین کے مقاصد کا خصوصی اہتمام کیا ہے۔(۹۲) مصالح اور مفاسد کے درمیان بعض ترجیح کے قواعد ذکر کئے ہیں۔(۹۳) شارع اور مکلّف کے مقاصد کی پہچان کیلئے قولی اور حالی' قرائن اور احوال کو ضروری قرار دیا ہے۔(۹۴)

iv-مقَّرِی (۹۵) :

مقری نے مقاصد شریعت کے بارے میں لکھا ہے کہ کتاب وسنت کی نصوص کے مقاصد پر توجہ دی جائے اور احکام کی بنیاد انہیں پر رکھی جائے' نادر فرضی مسائل اور لوگوں کی آراء کو حفظ کرنے کی بجائے صرف قرآن وسنت کے حفظ اور ان کی سوجھ بوجھ پر توجہ دینی چاہئے اور ان امور پر بھی توجہ ضروری ہے جن سے قرآن وسنت کے مقاصد کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔(۹۶) مقری نے مصالح اور مفاسد کے مابین کچھ ترجیح کے قواعد ذکر کئے۔(۹۷) جیسے ''اِنَّ الْاَصُلَ فِی الْبِدَعِ اَلْکِرَاھَۃُ.'' (۹۸) (بدعات میں اصل کراہت ہے) سدالذرائع' (۹۹) (حرام کاموں کے ارتکاب کے بننے والے اسباب کو بھی حرام ٹھہرانا)' مکلفین کے مقاصد' ان کی نیتوں (۱۰۰) اور مقاصد اور وسائل کے قواعد (۱۰۱) کا ذکر کیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ احکام میں معقولیت ہے تعبد نہیں جبکہ عبادات میں میں تعبّد ہے لہٰذا عبادات کا بجالانا فرض ہے اور ان کی علت تلاش نہیں کرنی چاہئے۔ (۱۰۲)

v-طوفی (۱۰۳):

طوفی نے مصالح کی اہمیت پر خصوصی توجہ دی اور اسے اجماع سے بھی زیادہ قوی دلیل قرار دیا ہے۔(۱۰۴) اور شرح مختصر الروضہ میں مصلحت' ضروریات اور مقاصد خمسہ کا ذکر کیا ہے۔ (۱۰۵) مصلحت کو تمام ادلہ شرع پر مقدم سمجھتے ہیں۔(۱۰۶)

vi-شاطبی:

شاطبی نے مقاصد شریعت کے بارے میں جدت پیدا کی اور ابن عاشور نے انہیں مقاصد پر پہلا لکھنے والا قرار دیا ہے۔(۱۰۷) شاطبی نے اپنی کتاب ''الموافقات فی اصول الشریعۃ'' میں اصولی مباحث میں مقاصد پر خصوصی توجہ دی اور ان کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

اول: شارع کے مقاصد دوم: مکلفین کے مقاصد (۱۰۸)

اول: شارع کے مقاصد:

شارع کے مقاصد کی چار انواع ذکر کی ہیں:

پہلی نوع: وضع شریعت کے حوالے سے شارع کا مقصد:

اس نوع کے تحت شاطبی نے مصالح کو ضروریات' حاجیات اور تحسینیات میں تقسیم کیا ہے اور ان کی حفاظت کے ایجابی اور سلبی وسائل اور مکملات بھی ذکر کئے ہیں۔(۱۰۹)

دوسری نوع: فہم شریعت کے حوالے سے شارع کا مقصد:

شاطبی نے اس نوع میں مقاصد شریعت کو سمجھنے کیلئے عربی زبان کو ضروری قرار دیا ہے لہٰذا مقاصد شریعت کو عربی زبان کے تقاضوں کے مطابق سمجھا جائے۔ (۱۱۰)

تیسری نوع: وضع شریعت کا مکلفین کے حوالے سے شارع کا مقصد:

اس نوع میں شاطبی نے بیان کیا ہے کہ شارع کا شریعت وضع کرنے کا مقصد مکلفین پر ان کی استطاعت کے مطابق ذمہ داری ڈالنا ہے۔ (۱۱۱)

چوتھی نوع: مکلفین کو احکام شریعت کا پابند بنانے کے حوالے سے شارع کا مقصد:

اس نوع کے تحت شاطبی نے لکھا ہے کہ بندوں کے تمام افعال احکام شریعت کے دائرے میں آتے ہیں لہٰذا یہ سارے افعال، احساسات، ارادی اور غیر ارادی تمام اعمال شریعت کے پابند ہونے چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اختیار احکام شریعت پر عمل کرنے کے لئے دیا ہے لہٰذا جو اس پر عمل کریں گے انہیں انعام و اکرام سے نوازا جائیگا اور مخالفت کرنے والے مستوجب سزا ہوں گے۔ (۱۱۲)

دوم: مکلفین کے مقاصد:

۱- شاطبی نے مکلفین کے مقاصد کی درستگی کیلئے نیت کی اصلاح پر زور دیا ہے اور لکھا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے لہٰذا تمام افعال اور عبادات میں فرق صرف نیت کی بنیاد پر کیا جائیگا۔ ایک ہی کام درست نیت سے عبادت بن جاتا ہے اور نیت درست نہ ہونے پر عادت بلکہ بعض اوقات کفر بن جاتا ہے جیسے سجدہ وغیرہ۔

۲- مکلفین کے مقاصد، شارع کے مقاصد کے موافق ہوں اور وہ شرع کے مشروع احکام بجالائیں۔ جائز اور ممنوع حیلوں پر بھی بحث کی ہے۔ (۱۱۳)

vii- شاہ ولی اللہ دہلوی:

شاہ ولی اللہ دہلوی نے ''حجۃ اللہ البالغۃ'' تحریر کی جس میں انہوں نے کتاب کی دو قسمیں ذکر کی ہیں:

پہلی قسم:

ان قواعد کلیہ پر مشتمل ہے جو تمام شرائع میں مصالح کی بنیاد ہیں۔ ان سب میں سے اکثر نبی کریم ﷺ کے عہد میں اقوام کے ہاں مسلم تھیں۔

دوسری قسم:

ایمان، علم، طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، احسان، معاملات، تدبیر منازل، سیاست مدن، آداب معیشت اور مختلف ابواب کی حکمتوں پر مشتمل مباحث ہیں۔ (۱۱۴)

viii-ابن عاشور:

ابن عاشور نے ''مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ'' تحریر کی ہے جس میں انہوں نے نئی مباحث شامل کیں۔ انہوں نے مقاصد عامہ پر بحث کی ہے اور ان کے تحت مقاصد شریعہ کلیہ ذکر کئے ہیں۔ (۱۱۵) مقاصد خاصہ ذکر کئے اور ان کے تحت فقہی ابواب مثلاً عائلی زندگی (۱۱۶) سے متعلق احکام (نکاح، مصاہرت اور نسب وغیرہ)، تصرفات مالیہ کے مقاصد (۱۱۷) تبرعات کے مقاصد (۱۱۸)، احکام قضاء وشہادت (۱۱۹)، مستحقین کے جلد حقوق کی ادائیگی (۱۲۰) اور عقوبات کے مقاصد (۱۲۱) وغیرہ ذکر کئے ہیں۔

ix-علال فاسی:

علال فاسی نے ''مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ ومکارمھا'' مقاصد شریعت پر تحریر کی لیکن اس میں مقاصد شریعت پر کم مواد ہے جبکہ اس کا زیادہ تر تعلق جدید قوانین سے ہے اور انہوں نے اس کتاب میں جدید مغربی قوانین پر اسلامی قوانین کی فضیلت بیان کی ہے۔ (۱۲۲)

x-ڈاکٹر یوسف عالم:

ڈاکٹر یوسف عالم نے ''اَلْاَهْدَافُ الْعَامَّةُ لِلشَّرِيْعَةِ الْاِسْلَامِيَّةِ'' کے عنوان سے ''کلیۃ الشریعۃ، جامعہ الازہر سے ۱۹۷۱ء میں ڈاکٹریٹ کیلئے مقالہ پیش کیا جو انہوں نے ڈاکٹر عبدالغنی عبدالخالق کی زیر نگرانی لکھا تھا اور اسے بعد میں ''المقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیۃ'' کے نام سے شائع کیا گیا۔ (۱۲۳)

اس کتاب کی تمہید میں شریعت کی تعریف، حکم شرعی، شریعت اسلامیہ کے خصائص عامہ اور اپنے اہم مصادر کا ذکر کیا ہے۔ باب اول میں اجمالی طور پر اہداف اور مصالح کا ذکر کیا ہے دوسرے باب میں کلیات خمس پر تفصیلاً روشنی ڈالی ہے۔

xi-محمد نجات اللہ صدیقی (۱۲۴):

انہوں نے بدلتے ہوئے سیاسی، معاشرتی، معاشی اور جغرافیائی حالات کے پیش نظر مقاصد شریعت کی فہرست میں مندرجہ ذیل مقاصد کا اضافہ کیا ہے:

۱- انسانی عزو شرف
۲- بنیادی آزادیاں
۳- عدل وانصاف
۴- ازالۂ غربت وکفالت عامہ
۵- سماجی مساوات اور دولت وآمدنی کی تقسیم میں پائی جانے والی ناہمواری کو بڑھنے سے روکنا
۶- امن وامان اور نظم ونسق

۷۔ بین الاقوامی سطح پر باہم تعامل اور تعاون

ان کے مطابق درج بالا مقاصد کو کتاب وسنت کی سند تو حاصل ہے مگر اس سے پہلے ان کو زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ (۱۲۵)

متاخرین نے مقاصد شریعت پر کتب تحریر کی ہیں جن میں سے چند کتب کا نام مؤلفین سمیت ذکر کیا جاتا ہے۔

☆ أهداف التشريع الاسلامی : ڈاکٹر محمد حسن ابو یحییٰ
☆ ضوابط المصلحة فی الشريعة الاسلامية : ڈاکٹر سعید رمضان بوطی
☆ المصلحة فی التشريع الاسلامی : ڈاکٹر مصطفیٰ زید
☆ نظرية المصلحة فی الفقه الاسلامی : ڈاکٹر حسین حامد حسان
☆ تعليل الاحكام : ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شلبی
☆ حكمة الدين : وحید الدین خان
☆ القيم الضرورية ومقاصد التشريع الاسلامی : ڈاکٹر فہمی محمد علوان
☆ التشريع الاسلامی اصوله ومقاصده : ڈاکٹر عمر جیدی
☆ نظرية الضرورة الشرعية مقارنة مع القانون الوضعی : ڈاکٹر صالح بن عبداللہ بن حمید
☆ التوجيه الادبی للعبادات فی الاسلام : عبد المتعال صعیدی
☆ مقاصد الشرع : شیخ طاہر جزائری
☆ المقاصد من احكام الشرع وأثرها فی العقود : ڈاکٹر عثمان مرشد
☆ مقاصد الشريعة : شیخ محمد انیس عبادہ
☆ المقاصد العامة للشريعة الاسلامية : ابن زغیبة عز الدین
☆ مقاصد الشريعة : عبد العظیم مجیب

عندابن العربی

☆ المقاصد فی الشریعة الاسلامیة: ولید بن حسن مرینی عمرانی

☆ مقاصد الشریعة الاسلامیة : احمد یونس سکر

☆ اعتبار المقاصد فی الشریعة الاسلامیة : عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن سعید

☆ اھمیة مقاصد الشریعة فی الاجتھاد : احمد رفایعۃ

☆ مقاصد الشریعة الاسلامیة وعلاقتھا بالادلة الشرعیة : ڈاکٹر محمد بن سعد بن احمد بن مسعود الیوبی

☆ الاجتھاد المقاصدی : ڈاکٹر نورالدین خادمی

☆ مقاصد الشریعة عند ابن تیمیة : ڈاکٹر احمد محمد بدوی

☆ نظریةالمقاصد عند الامام محمد الطاھر ابن عاشور : اسماعیل حسنی

☆ مقاصد الشریعة : طہ جابر علوانی

☆ مقاصد الشریعة الاسلامیة : ڈاکٹر زیاد احمیدان

☆ اسلامی قانون کا نظریہ مصلحت : سید عبدالرحمان بخاری

☆ المقاصد العامة للشریعة الاسلامیة : عبدالرحمٰن عبدالخالق

☆ الاسلام وضرورات الحیاة : ڈاکٹر عبداللہ بن احمد قادری

☆ Islamic legal philosophy : Dr.Muhammad Khalid Masud

خلاصہ بحث یہ ہے کہ:

☆ مقاصد کا مادہ ارادہ کرنے، سیدھا راستہ، اعتدال، عدل وانصاف، توڑنے، غلبہ پانے، قریب ہونے اور بھرے ہوئے ہونے میں استعمال ہوتا ہے۔

☆ مقاصد کا لفظ اَغراض اور حِکَم کے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

☆ شریعت کا لفظ عام طور پر گھاٹ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن یہ دین، ملت، منہاج، طریقہ اور سنت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

☆ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے مقررہ طور طریقوں کو شریعت کا نام دیا جاتا ہے۔

☆ مقاصد شریعت سے مراد وہ بنیادی مقاصد اور اہداف ہیں جو اسلامی شریعت کے تمام احکام میں بالواسطہ یا بلاواسطہ پائے جاتے ہیں۔

☆ علت، حکمت، نیت، ارادہ اور مصلحت (۱۲۶) بھی مقاصد کے معنی میں استعمال ہوتے رہتے ہیں انہیں مقاصد کے متقارب اصطلاحات کا نام دیا جاتا ہے۔

☆ دوسرے اسلامی علوم کی طرح مقاصد شریعت نے بھی ایک مستقل علم کی شکل اختیار کرنے تک متعدد ارتقائی منازل طے کی ہیں۔

☆ مقاصد شریعت کا اصل ماخذ قرآن وسنت ہیں جن میں کلی مقاصد شریعت مثلاً اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کیلئے آسانی چاہنا اور تنگی نہ چاہنا، حرج کو ختم کرنا اور تخفیف پیدا کرنا وغیرہ بیان کئے گئے ہیں اور نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے مقاصد ذکر کر کے جزئی مقاصد شریعت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

☆ صحابہؓ وتابعین کرامؒ کے متعدد فیصلے ان کی مقاصد شریعت کی کامل فہم پر دلالت کرتے ہیں۔

☆ سب سے پہلے احکام شریعت کے علل اور انہیں معقول وغیر معقول میں تقسیم کر کے علم مقاصد شریعت کے بانی امام شافعی قرار پاتے ہیں۔

☆ حکیم ترمذی نے سب سے پہلے ''مقاصد'' کا لفظ استعمال کیا اور نماز، روزے، زکوٰۃ، حج اور عبادات ومعاملات کے اسرار بیان کئے۔

☆ امام جوینی نے غرض اور مقصد کے الفاظ کا کثرت سے استعمال کیا اور مقاصد شریعت کو سب سے پہلے ضروریات، حاجیات اور تحسینیات میں محصور کیا اور مقاصد جزئیہ بھی ذکر کئے۔

☆ امام غزالی نے دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کو شریعت کا بنیادی مقصد قرار دیا اور ان کی ضروریات، حاجات اور تحسینیات میں درجہ بندی کی اور مقاصد شریعت کو دینی اور دنیوی مقاصد شریعت میں بھی تقسیم کیا ہے اور مصالح کے حصول کیلئے ''تحصیل'' اور دفع ضرر کیلئے ''ابقاء'' کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

☆ امام رازی نے جلب منفعت اور دفع ضرر کو مقاصد شریعت قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ فعل کسی وقت مصلحت اور کسی وقت باعث فساد ہوتا ہے۔

☆ عزالدین نے جلب مصالح اور درءِ مفاسد کو مقاصد شریعت قرار دیا ہے۔

☆ اُرمَوی، بیضاوی، سبکی، ابن سبکی، اسنوی اور ابن نجار نے متقدمین کی پیروی کی ہے۔

☆ قرافی نے اگرچہ عزالدین سے استفادہ کیا ہے لیکن انہوں نے سد الذرائع اور اس کی اقسام کا خصوصی ذکر کیا ہے اور مقاصد کی ترتیب وتنسیق کا نہایت اہم کام سرانجام دیا۔

☆ ابن تیمیہ نے لکھا کہ شریعت کبھی بھی مصلحت سے خالی نہیں ہوسکتی اور مصالح کی پہچان شریعت سے ہی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اَفعال نافعہ اور اَفعال ضارّہ کے درمیان فرق شریعت ہی کرتی ہے۔ ابن تیمیہ نے مقاصد شریعت کے حصول کو یقینی بنانے کیلئے متعدد وسائل کا بھی ذکر کیا ہے۔

☆ ابن قیم نے مقاصد شریعت کی تعلیل اور اسلوب کا ذکر قرآن وسنت کی روشنی میں کیا۔ مکلفین کے مقاصد پر خصوصی توجہ دی۔ مصالح اور مفاسد کے درمیان ترجیح کے قواعد ذکر کئے اور مقاصد شریعت کی پہچان کیلئے قولی اور حالی‘ قرآئن اور احوال کو ضروری قرار دیا۔

☆ امام شاطبی نے مقاصد شریعت کی بحث کو بام عروج پر پہنچایا اور مقاصد شریعت کے علم میں خوب شہرت حاصل کی۔ آپ نے مقاصد کو شارع اور مکلفین کے مقاصد میں تقسیم کیا اور اول الذکر کی چار انواع بیان کیں اور ثانی الذکر کے مقاصد کی اصلاح کیلئے بارہ مسائل ذکر کئے ہیں۔

☆ امام شاطبی کے بعد شاہ ولی اللہ‘ ابن عاشور‘ علال فاسی وغیرہ نے بھی مقاصد شریعت پر کام کیا۔

☆ نجات اللہ صدیقی نے انسانی عز وشرف‘ بنیادی آزادیوں‘ عدل وانصاف‘ ازالہ غربت وکفالت عامہ‘ سماجی مساوات اور دولت وآمدنی کی تقسیم میں پائی جانے والی ناہمواری کو بڑھنے سے روکنے‘ امن وامان اور نظم ونسق اور بین الاقوامی سطح پر باہم تعامل اور تعاون کو جدید مقاصد شریعت قرار دیا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱- یہ امام ابوبکر، محمد بن احمد بن ابی سھل (م-۴۸۳ھ) ہیں جو شمس الائمہ سَرَخسی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی پیدائش خراسان کے شہر سرخس میں ہوئی آپ ایک حنفی فقیہ، اصولی، متکلم، محدث، مناظر اور مجتہد عالم تھے۔ آپ کی تالیفات میں ''الاصول فی الفقہ'' اور ''المبسوط'' شامل ہیں۔ (الاعلام ۵/۳۱۵)

۲- سرخسی، محمد بن احمد بن ابی سہل، ابوبکر، **اصول السرخسی**، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء، ۲/۲۹۱

۳- اصول السرخسی، ۲/۲۰۵ ۳- اصول السرخسی، ۱/۶۱

۴- اصول السرخسی، ج:۲، ص:۲۹۴

۵- غزالی محمد بن محمد بن محمد، ابو حامد، امام حجۃ الاسلام، **شفاء الغلیل فی بیان الشبه والمخیل ومسالک التعلیل**، مطبعۃ الارشاد، بغداد، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۱ء، ص ۱۵۹

۶- المستصفی، ۱/۲۸۷ ۷- المستصفی، ۱/۲۸۷، ۲۸۹، ۲۹۰

۸- شفاء الغلیل، ص ۱۷۱

۹- غزالی، محمد بن محمد بن محمد، ابو حامد، حجۃ الاسلام، امام، **المنخول فی تعلیقات الاصول**، دار الفکر، دمشق، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، ص ۴۳۸

۱۰- **المستصفیٰ**، ۱/۳۱۰ ۱۱- شفاء الغلیل، ص ۱۵۹

۱۲- سورۃ الاسراء: ۱۷/۲۳ ۱۳- شفاء الغلیل، ص ۵۲، ۵۳

۱۴- شفاء الغلیل، ص ۲۱۹ ۱۵- المنخول، ص ۴۴۱

۱۶- احیاء علوم الدین، ۱/۲، ۳

۱۷- یہ محفوظ بن احمد بن حسن گلوذانی (۴۳۲ھ-۵۱۰ھ) ہیں جو اپنے زمانے میں حنابلہ کے امام تھے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ کی تالیفات میں ''التمہید فی اصول الفقہ'' اور ''البدایۃ'' فقہ پر ہے۔ (الاعلام ۵/۲۹۱)

۱۸- کلواذانی، محفوظ بن احمد بن حسن، ابو الخطاب، **التمہید فی اصول الفقہ**، دار المدنی، جدہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء، ۱/۲۵۹، ۲/۳۴۳، ۳/۳۵۳، ۴/۲۵۷

۱۹- یہ احمد بن علی بن بَرْہان، ابوالفتح (۴۷۹ھ-۵۱۸ھ) ہیں جو ایک عظیم اصولی فقیہ تھے مشکل مسائل حل کرنے میں آپ ضرب المثل تھے۔ شروع میں آپ حنبلی تھے بعد میں شافعی ہو گئے۔ غزالی آپ کے استاد تھے آپ کی کتب میں الوصول الی الاصول اور الوجیز ہیں۔ (الاعلام ۱/۱۷۳؛ إسنوی، عبدالرحیم بن حسن بن علی، جمال الدین، **طبقات الشافعیة**، مطبعۃ الارشاد، بغداد، ۱۳۹۰ھ، ۱/۲۰۷)

۲۰- الوصول الی الاصول، ۱/۳۸۶

۲۱- الوصول الی الاصول، ۱/۲۶

۲۲- الوصول الی الاصول، ۲/۲۳۴

۲۳- یہ محمد بن احمد بن ابی احمد، ابوبکر، علاؤ الدین (۵۷۵ھ) حنفی فقیہ ہیں۔ جن کی مشہور کتب "**میزان الاصول فی نتائج العقول**" اور **تحفة الفقهاء فی الفروع**" ہیں۔-(الاعلام، ۳۱۸/۵)

۲۴- میزان الاصول، ص ۳، ۳۷، ۶۰۱

۲۵- میزان الاصول، ص ۶۶۰

۲۶- سورۃ البقرۃ: ۲/۱۸۳

۲۷- سورۃ البقرۃ: ۲/۱۸۵

۲۸- میزان الاصول، ص ۱۸۰، ۱۸۱

۲۹- رازی، محمد بن عمر بن حسین، فخر الدین، امام، المحصول فی علم اصول الفقه، جامعة الامام محمد بن مسعود الاسلامیة، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء، ١/٣، ص ٤٥٢

۳۰- المحصول، ۲/۲، ص ۲۲۰-۲۲۲

۳۱- المحصول، ۲/۲، ص ۲۲۰

۳۲- المحصول، ج: ۲/۲، ص ۶۱۲

۳۳- یہ عبداللہ بن محمد بن قدامہ جماعیلی، دمشقی، حنبلی، موفق الدین، ابومحمد (۵۴۱ھ-۶۲۰ھ) ہیں۔ جو فلسطین میں نابلس کے قریب جماعیل نامی بستی میں پیدا ہوئے۔ ان کی کتب اصول فقہ میں "روضۃ الناظر وجنۃ المناظر" اور فقہ میں "المغنی" زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ج: ۴، ص: ٦٧ ؛ ابن رجب، عبدالرحمٰن بن احمد، **الذیل علی طبقات الحنابلة**، مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ، ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء، ج: ۴، ص: ۱۳۳)

۳۴- ابن قدامہ، عبداللہ بن محمد احمد، ابومحمد، مقدسی، موفق الدین، حنبلی، **روضة الناظر وجنة المناظر**، مکتبۃ المعارف، ریاض، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۲/۳۴۴

۳۵- روضۃ الناظر، ۲/۲۶۹

۳۶- روضۃ الناظر، ۲/۳۱۹

۳۷- روضۃ الناظر، ۱/۱۹۹

۳۸- روضۃ الناظر، ۱/۴۱۲، ۲/۲۹۴

۳۹- روضۃ الناظر، ج: ۱، ص: ۴۱۳، ۴۱۴

۴۰- روضۃ الناظر، ۲/۱۹۴

۴۱- یہ علی بن ابی علی محمد بن سالم ثغلبی آمدی (م ۶۳۱ھ) ہیں۔ جن کا لقب سیف الدین ہے۔

۴۲- الاحکام، ۲/۲۷۷

۴۳- الاحکام، ۳/۳۷۶

۴۴- الاحکام، ۳/۳۸۹

۴۵- الاحکام، ۳/۳۹۳، ۳۹۴

۴۶- الاحکام، ۳/۳۹۴-۳۹۶

۴۷- الاحکام، ۳/۷۹

۴۸- سورۃ الانبیاء، ۲۱/ ۱۰۷

۴۹- ابن حاجب، عثمان بن عمرو، ابوعمرو، **منتهی الوصول والامل فی علمی الاصول والجدل**، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء، ص ۱۸۴

۵۰- **منتهی الوصول**، ص ۱۸۲

۵۱- **منتهی الوصول**، ص ۱۸۳

۵۲- یہ عزالدین، عبدالعزیز بن عبدالسلام (۵۷۷ھ-۶۶۰ھ) ہیں۔ جو شیخ الاسلام اور بائع الملوک کے لقب سے مشہور ہیں۔ مقاصد الشریعۃ پر آپ کا بنیادی کام ہے۔ متاخرین نے آپ کے نظریہ مقاصد شریعت سے استفادہ کیا اور اس موضوع پر آپ نے اپنی کتاب "قواعد الاحکام فی مصالح الانام" لکھی۔ (طبقات الشافعیہ الکبری، ج: ج: ۸، ص: ۲۰۹، الاعلام، ج: ۴، ص: ۲۱، طبقات الشافعیہ، ۱/۳۱۵،

النجوم الزاہرۃ، ۷/۲۰۸)

۵۳- قواعد الاحکام، ص ۴۱، مقاصد الشریعۃ کے بارے میں مزید تفصیل کیلئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

۵۴- یہ محمود بن ابی بکر بن احمد، ابوثناء، سراج الدین، اُرمَوی (۵۹۴ھ-۶۸۲ھ) ہیں ان کا تعلق آذربائیجان کے علاقے ''اُرمِیَہ'' سے تھا۔ اصول اور منطق کے ماہر شافعی عالم تھے۔ آپ کی کتب میں ''مطالع الانوار، التحصیل من المحصول'' زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ۷/۱۶۶)

۵۵- اُرمَوی، محمود بن ابی بکر بن احمد، سراج الدین، **التحصیل من المحصول**، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء، ۲/۱۹۱، ۱۹۲

۵۶- التحصیل من المحصول، ۲/۳۳۱، ۳۳۲

۵۷- یہ عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی، ابوالخیر، ناصر الدین بیضاوی (۶۸۵ھ) ہیں جو شیراز کے قریب شہر ''بیضاء'' میں پیدا ہوئے۔ شیراز کے قاضی رہے۔ آپ کی کتب میں قرآنی تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل، منہاج الوصول الی علم الاصول اور طوالع الانوار زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ۴/۱۱۰)

۵۸- حلیمی، حسین بن حسن، ابوعبداللہ، حافظ، امام، **المنهاج فی شعب الایمان**، دار الفکر، بیروت، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء، ۳/۵۴-۱۷۷

۵۹- یہ عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی سبکی: (۷۲۷ھ-۷۷۱ھ) ہیں جو قاضی القضاۃ رہے آپ بڑے مؤرخ، محقق اور اصول کے ماہر تھے، آپ کی کتب میں جمع الجوامع، شرح منہاج البیضادی اور طبقات الشافعیہ الکبریٰ شامل ہیں۔ (الاعلام، ۴/۱۸۴ ؛ مراغی، عبداللہ مصطفیٰ، شیخ، **الفتح المبین فی طبقات الاصولیین**، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء، ۲/۱۸۴)

۶۰- سبکی، علی بن عبدالکافی بن علی وابنہ، **الابهاج فی شرح المنهاج**، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۳/۵۴-۱۱۷ ؛ اِسنوی، عبدالرحیم بن حسن بن علی، جمال الدین، **نهایة السول فی شرح منهاح الاصول**، مطبوع مع شرحہ ''**سلم الوصول**'' ، عالم الکتب، بیروت، ۴/۷۶

۶۱- یہ عبدالرحیم بن الحسن بن علی، جمال الدین (۷۰۴ھ-۷۷۲ھ) اِسنوی ہیں۔ جو شافعی فقیہ، اصولی، مفسر، نحوی اور عظیم متکلم تھے۔ آپ کی کتب میں طبقات الشافعیہ، نہایۃ السول فی شرح منہاج الاصول، التمہید فی تخریج الفروع علی الاصول'' نمایاں ہے۔ (الاعلام، ۳/۳۴۴؛ الفتح المبین، ۲/۱۸۶)

۶۲- نہایۃ السول، ۴/۷۶-۹۰، ۳۸۶-۳۹۵

۶۳- یہ محمد بن احمد بن عبدالعزیز بن علی، فتوحی (۸۹۸ھ-۹۷۲ھ) ہیں۔ جو ابن نجار کے نام سے مشہور تھے۔ آپ حنبلی فقیہ اور قاضی تھے آپ کی تالیفات میں ''منتھی الارادات اور شرح الکوکب المنیر شامل ہیں۔ (الاعلام، ج:۶، ص:۶؛ غَزِّی، محمد بن محمد بن شریف، کمال الدین، **مختصر طبقات النحابلة**، مطبعۃ الترقی، دمشق، ۱۳۳۹ھ، ص ۷۸)

۶۴- ابن نجار، محمد بن احمد بن عبدالعزیز، الفتوحی، الحنبلی، **شرح الکوکب المنیر**، مرکز البحث العلمی واحیاء التراث الاسلامی، مکہ مکرمہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، ۴/۱۶۳

۶۵- شرح الکوکب المنیر، ۴/۷۲۵

۶۶- ابن مخلوف، محمد بن محمد، **شجرة النور الزكية فی طبقات المالكية**، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۳۴۹ھ، ۱/۱۸۸

۶۷- قرافی، احمد بن ادریس بن عبد الرحمٰن، شہاب الدین، الفروق، عالم الکتب، بیروت، لبنان، ۲/۱

۶۸- الفروق، ج:۲، ص:۳۲، ۳۳ ؛ قرافی، احمد بن ادریس بن عبد الرحمٰن، شہاب الدین، **شرح تنقیح الفصول فی الاصول**، ص ۴۴۹

۶۹- الفروق، ۲۱۱/۱، ۱۳۱-۱۲۲/۲ ۷۰- الفروق، ۱۳۱/۲، ۱۰۷/۳، ۱۲۱

۷۱- الفروق، ۳۲/۲، ۱۱۱/۳، ۲۶۹-۲۶۶ ۷۲- الفروق، ۳۲/۲

۷۳- الفروق، ۱۱۸/۱

۷۴- مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ، ص ۶۰

۷۵- یہ احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ (۶۶۱ھ-۷۲۸ھ) ہیں جو امام، فقیہ، مجتہد، محدث، حافظ، شیخ الاسلام کے القاب کے حامل ہیں آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں مشہور کتب منہاج السنۃ، السیاسیۃ الشرعیۃ، الصارم المسلول اور مجموع الفتادی وغیرہ ہیں۔ (الاعلام، ۱۴۴/۱)

۷۶- مجموع الفتاوی، ج:۱۳/ ۹۶، ۳۱۲/۱۵، ۳۱۳، ۴۸/۲۰

۷۷- ایضا، ۳۴۴/۱۱ ۷۸- ایضا، ۲۷۲/۲۵

۷۹- ایضا، ۱۱۴/۳ ۸۰- ایضا، ۹۹/۱۱۹

۸۱- ایضا، ۱۰۰/۱۹ ۸۲- ایضا، ۴۸/۲۰

۸۳- ایضا، ۴۹۳/۱۴ ۸۴- ایضا، ۱۵۴/۲۸

۸۵- ایضا، ۳۰۶/۲۸ ۸۶- ایضا، ۶۲/۲۸

۸۷- ایضا، ۳۵۳/۲۸، ۳۵۴ ۸۸- ایضا، ۳۵۵/۳۵

۸۹- ایضا، ۳۶۹/۲۸ ۹۰- ایضا، ۲۹۰/۱۵

۹۱- ابن قیم، محمد بن ابی بکر، ابو عبداللہ، شفاء العلیل فی مسائل القضاء والقدر والحکمۃ والتعلیل، دارالتراث، قاھرہ، ص ٤٠٠ – ٤٣٠

۹۲- ابن قیم، محمد بن ابی بکر، ابوعبداللہ، مفتاح دارالسعادۃ ومنشور ولایۃ العلم والارادۃ، مکتبۃ حمیدئو، مصر، دارالفکر، بیروت، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء، ٣٢/٢ ومابعد

۹۳- اعلام الموقعین، ۱۳۴-۹۵/۳ ۹۴- مفتاح دار السعادۃ، ۴۴/۲ ومابعد

۹۵- اعلام الموقعین، ۲۲۲-۲۱۸/۱

۹۶- یہ محمد بن محمد بن احمد بن ابی بکر تلمسانی (۷۵۸ھ) ہیں۔ جو مقری کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ایک عظیم محقق، ادیب، فقیہ اور صوفی تھے۔ آپ کا شمار عظیم مالکی فقہاء میں ہوتا ہے۔ آپ کی تالیفات میں ''القواعد اور الحقائق والرقائق'' زیادہ مشہور ہیں۔ (الاعلام، ۳۷/۷

۹۷- مقری، محمد بن محمد بن احمد، القواعد، مرکز احیاء التراث الاسلامی، جامعۃ ام القری، مکہ مکرمہ، ۴۶۷/۲

۹۸- القواعد، ۳۳۰-۲۹۴/۱، ۳۹۳/۲

۹۹- ایضا، ۲/۴۳۸

۱۰۰- ایضا، ۲/۴۳۵، ۴۴۴، ۴۷۱-۴۷۳

۱۰۱- ایضا، ۱/۲۴۲

۱۰۲- ایضا، ۱، /۳۳۰

۱۰۳- ایضا، ۱/۲۹۶، ۲۹۷

۱۰۴- یہ سلیمان بن عبدالقوی بن سعید (۷۱۶ھ) طوفی صرصریؒ بغدادی اصولی اور فقیہ ہو گزرے ہیں ان کی مشہور کتب ”مختصر الروضۃ وشرحہ، مختصر المحصول، معراج الوصول الی علم الاصول، شرح مختصر التبریزی اور شرح الاربعین للنووی“ ہیں۔ (الاعلام، ج: ۳، ص: ۱۲۷، ۱۲۸)

۱۰۵- بوطی، محمد سعید رمضان، ڈاکٹر، ضوابط المصلحة فی الشریعة الاسلامیة، مؤسسة الرسالة، بیروت، لبنان، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء، ص ٢١٠

۱۰۶- شرح مختصر الروضۃ: ۳/ ۲۰۹۔ بحوالہ مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ وعلاقتھا بالادلہ، ص: ٦٧۔ ان کے اس نقطہ نظر پر تفصیلی تنقیدی بحث کیلئے ”مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ الشرعیۃ“ ص: ۵۳۷-۵۵۹ مطالعہ کیجئے۔

۱۰۷- شرح الاربعین مع المصلحۃ فی التشریع الاسلامی ونجم الدین الطّوفی لمصطفیٰ زید، ص: ۲۰۸ طوفی کے نظریہ مصلحت کی بنیاد مندرجہ ذیل چار امور ہے:

i- معاملات میں مصالح اور مفاسد کے ادراک کے لئے عقل مستقل حیثیت رکھتی ہے نہ کہ عبادات میں۔

ii- نصوص کے علاوہ مصلحت خود ایک شرعی دلیل ہے۔

iii- مصلحت کا عملی دائرہ کار معاملات اور عادات ہیں نہ کہ عبادات۔

iv- مصلحت قوی ترین شرعی دلیل ہے۔ اس کی اجماع اور نص پر تقدیم کا تعلق تخصیص اور بیان سے ہے نہ کہ انہیں باطل ٹھہرانے اور عدم اعتبار کی وجہ سے ہے۔ (رسالۃ امام طوفی فی تقدیم المصلحۃ فی المعاملات علی النص: ۱۹۔ بحوالہ مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، ص ۹۲؛ حسین حامد حسان، ڈاکٹر، نظریۃ المصلحۃ فی الفقہ الاسلامی، مکتبۃ المتنبی، قاہرۃ، ۱۹۸۱ء، ص ۵۳۰-۵۴۳)

۱۰۸- مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ، ص ۱۷۴

۱۰۹- الموافقات، ۲/۵

۱۱۰- الموافقات، ۲/۸-۶۴

۱۱۱- ایضا، ۲/۶۴-۱۰۷

۱۱۲- ایضا، ۲/۱۰۷-۱۸۶

۱۱۳- ایضا، ۲، /۱۶۸-۳۲۳

۱۱۴- ایضا، ۲/۳۲۳-۴۱۴

۱۱۵- حجۃ اللہ البالغۃ، ۱/۱۱

۱۱۶- مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، ص ۲۵۱-۴۰۹

۱۱۷- ایضا، ص ۴۳۰-۴۴۹

۱۱۸- ایضا، ص ۴۵۰-۴۷۸

۱۱۹- ایضا، ص ۴۸۷-۴۹۴

۱۲۰- ایضا، ص ۴۹۵-۵۱۴

۱۲۱- ایضا، ص ۴۲۱-۴۲۹

۱۲۲- ایضاً، ص ۵۱۵-۵۱۸

۱۲۳- مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ ومکارمہا بحوالہ مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، ص ۹۸

۱۲۴- المقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیہ، ص ۸

۱۲۵- محمد نجات اللہ صدیقی ایک ماہر معیشت ہیں انہوں نے اسلامی معیشت کے بارے میں کتب بھی تحریر کیں۔ آپ اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، اسلامی ترقیاتی بینک، جدہ، سعودی عرب میں وزٹنگ پروفیسر ہیں۔

۱۲۶- محمد نجات اللہ صدیقی، مقاصد شریعت: ایک عصری مطالعہ، فکر ونظر، اسلام آباد جلد ۴۱: شمارہ: ۴، اپریل۔ جون ۲۰۰۴، ص ۳-۳۳؛ بحث ونظر، دہلی، شمارہ: ۶۷، اکتوبر-دسمبر: ۲۰۰۴ء ص: ۳۹-۵۱؛ ترجمان دار العلوم نئی دہلی، جلد ۱، شمارہ: ۲، اکتوبر ۲۰۰۴ء ص: ۳۹-۴۹، جلد: ۱، شمارہ: ۳، نومبر ۲۰۰۴ء ص: ۱۳-۲۲، جلد: ۱، شمارہ: ۴، دسمبر ۲۰۰۴ء ص ۱۱-۱۹۔ نجات اللہ صدیقی کا مقاصد شریعت میں یہ اضافہ تحقیق طلب ہے کہ ان کا نقطہ نظر کس حد تک درست ہے۔